21981 ـ آل بيت كو زكاة دينے كا حكم

سوال

كيا آل بيت (اہل بيت) كو زكاة دينى جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

بنو عبد المطلب اور ان كى موالى كو آل بيت كہا جاتا ہے(اور وہ عبد المطلب كے بيٹوں كى آل كو كہا جاتا ہے جو كہ آل على، آل عباس، آل جعفر، آل حارث ہيں).

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (1 / 100) الشرح الممتع (6 / 258).

اور آل بيت كو زكاة دينا جائز نہيں ہے، كيونكہ آل بيت كے ليے زكاة كے حرام ہونے كے دلائل وارد ہيں، ان ميں سے ايك دليل امام مسلم رحمہ اللہ تعالى كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

عبد المطلب بن ربيعہ بن حارث رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" صدقہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم كى آل كے شان شايان نہيں، يہ تو لوگوں كى ميل كچيل ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر كتاب الزكاة (1784).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

قولہ: " يقينا صدقہ آل محمد صلى اللہ عليہ وسلم كى آل كے شايان شان نہيں ہے"

يہ اس كى دليل ہے كہ يہ صدقہ ان كے ليے حرام ہے، چاہے وہ كام كى بنا پر ہو يا فقر و مسكينى يا آٹھ اسباب وغيرہ كے باعث، ہمارے اصحاب كے ہاں يہى صحيح ہے.

قولہ: " يہ تو لوگوں كى ميل كچيل ہے "

يہ اس كى حرمت كى علت پر تنبيہ ہے، كہ وہ اپنى عزت و تكريم كى بنا پر ميل كچيل سے پاك ہيں، اور (لوگوں كى ميل

کچیل) کا معنی یہ ہے کہ یہ ان کے اموال اور نفسوں کی پاکیزگی کا باعث ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

ان کے اموال سے آپ صدقہ وصول کریں اس سے آپ انہیں پاك صاف کرینگے .

تو یہ دوھونے کی میل کچیل کی طرح ہے.

اور آل بیت کے لیے زکاۃ کی حرمت کا حکم صرف اس لیے ہے کہ ان کے لیے کچھ ایسے دوسرے مصادر ہیں جن کی بنا پر آل بیت کے محتاج افراد کو مال دیا جا سکتا ہے، ان میں غنیمت کا خمس یعنی پانچواں حصہ، اور لوگوں کے تحفے اور ہدیہ جات وغیرہ شامل ہیں.

اور اگر ان سے یہ مصادر ختم ہو جائیں، اور آل بیت کے بعض لوگ مال کے محتاج ہوں اور زکاۃ کے علاوہ کوئی مال نہ ہو تو اس کے لیے جائز ہے بلکہ ان کے لیے زکاۃ دینا واجب ہے، کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی بنا پر وہ دوسرے سے زیادہ اولی ہیں، یہ بعض سلف کی رائے ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے، اور شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی موافقت کی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اور جب بنو ہاشم کو خمس سے منع کر دیا جائے تو ان کے لیے زکاۃ لینی جائز ہے، ہمارے اصحاب میں سے قاضی یعقوب وغیرہ کا قول یہی ہے، اور ابو یوسف، اور شافعیہ سے اصطخری کا بھی یہی کہنا ہے کیونکہ یہ ضرورت اور حاجت کی بنا پر ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی الکبری (5 / 374).

اور شیخ محمد صالح بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

جب انہیں منع کر دیا جائے اور وہ زکاۃ کے علاوہ کچھ نہ پائیں جیسا کہ ہمارے اس دور میں حالت ہے: تو جب وہ فقراء ہوں اور ان کے پاس کوئی کام نہ ہو تو ان کی ضرورت پورا کرنے کے لیے انہیں زکاۃ دی جائے گی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یہی اختیار کیا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 257).

اور مزید تفصیل کے لیے کتاب: فتاوی اسلامیۃ (2 / 90) اور فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 68) کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .